محمد شفیق کوکب☆

رجب المرجب کے اہم واقعات!

[1 نبوی تا 11 هجری]

رجب اسلامی تقویم کے ساتویں مہینے کا نام ہے۔ یہ مہینہ أشہر حرم میں سے ہے۔ اسی مہینہ میں عمرہ اَدا کیا جاتا تھا جو ظہورِ اسلام سے پہلے حج کے ان لازمی اَرکان میں سے تھا جو مکہ معظمہ سے متعلق تھے، اسی لئے اسے خدائی امن کا مہینہ سمجھا جاتا ہے اور اسی بنا پر ممنوع جنگ کو، جو رجب کے مہینے میں لڑی گئی تھی اور جس میں آنحضرت ﷺ نے باختلاف چودہ یا بیس برس کی عمر میں شرکت فرمائی تھی، حرب الفجار کہتے ہیں۔ [اردو دائرہ معارف إسلامیہ: ۱۰/۱۹۳]

قرآن کریم میں صرف حرمت والے مہینوں کا ذکر اس طرح ہے:

﴿ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴾ [البقرة: ۱۹۴]

''حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے میں اور حرمتیں ایک دوسرے کا بدلہ ہوتی ہیں۔ پس جو تم پر زیادتی کرے، تم اس پر زیادتی کرو اتنا ہی جتنا تم پر زیادتی کی، اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔''

﴿ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ﴾ [التوبة: ۳۶]

''جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اسی دن سے اللہ کے نزدیک اسی کی کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ ہے، ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ مہینوں کی تعداد بارہ مقرر کردی، اور ان کے نام بھی رکھ دیئے اور ان مہینوں کے احکام بھی بیان کردیئے جن کا ذکر تمام آسمانی کتابوں میں آیا ہے۔ ان میں سے ایک خاص حکم سال کے چار مہینوں (رجب، ذوالقعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام) کو خاص اہمیت دی۔ ان کا احترام لازم قرار دیا اور ان میں جنگ کو حرام کردیا، لیکن زمانہ جاہلیت میں عربوں نے اس

☆ لیکچرار ماڈرن کالج آف کامرس، فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

حکم کا لحاظ نہیں کیا اور اپنی خواہش کے مطابق مہینوں کو آگے پیچھے کرنا شروع کر دیا۔

[تیسیر الرحمن لبیان القرآن از ڈاکٹر لقمان سلفی: ص ۵۲۵]

رجب نے اسلام میں شبِ معراج کی وجہ سے، جب آنحضرت ﷺ آسمانوں کی سیر کو تشریف لے گئے تھے اور جس کی تاریخ وقوع ۲۷ رجب قرار دی جاتی ہے، زیادہ اہمیت حاصل کر لی۔

[اردو دائرہ معارف اسلامیہ: ۱۰/۱۹۴]

اسی اہمیت کے پیش نظر رجب میں پیش آمدہ اہم واقعات بیان کئے جاتے ہیں:

غزوات و سرایا

◉ سریہ عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ [سریہ نخلہ رجب ۲ ہجری]

ماہ رجب سنہ ۲ ہجری میں اس مہم پر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں بارہ مہاجرین کا ایک دستہ بطن نخلہ کی طرف روانہ فرمایا ہر دو آدمیوں کے لیے ایک اونٹ تھا جس پر باری باری دونوں سوار ہوتے تھے۔ [طبقات ابن سعد: ۲/۱۰]

اس عسکری مہم کیلئے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو ایک تحریری ہدایت نامہ دیا گیا تھا اور انہیں حکم تھا کہ وہ اسے دو دن کی مسافت طے کرنے سے قبل نہ دیکھیں۔ چنانچہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مدینے سے دو دن کی مسافت طے کرنے کے بعد اس ہدایت نامے کو کھولا اور اس میں تحریر کردہ ہدایت نامہ اپنے ماتحت مجاہدین کو سنا کر ان سے صاف صاف کہہ دیا کہ اگر ان پر کسی کو اعتراض ہو تو وہ بلا تکلف واپس چلا جائے۔ تاہم تمام مجاہدین نے آنحضرت ﷺ کے ہدایت نامے پر برضا و رغبت عمل کرنے کا اقرار کیا اور پھر یہ قافلہ آگے سفر کے لئے چل پڑا۔ یہ عسکری دستہ حجاز میں آگے چل کر سطح مرتفع تک جا پہنچا جو بحران کہلاتا ہے۔ یہاں سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہما کا اونٹ بھٹک کر کسی طرف نکل گیا جس کی تلاش کی بنا پر یہ دونوں دوسرے مجاہدین سے پیچھے رہ گئے جبکہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی نخلہ پہنچ گئے اور وہیں ٹھہر گئے۔ اسی دوران اتفاقاً قریش کا ایک قافلہ جس میں عمرو بن حضرمی بھی شامل تھا نخلہ کے قریب سے گزر رہا تھا۔

مجاہدین نے قافلہ کو دیکھا تو تعاقب کرتے ہوئے اس کے قریب جا پہنچے سب سے پہلے اس قافلہ کے سامنے عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ پہنچے جن کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ صورت سے بڑے ہی دہشت ناک لگ رہے تھے۔ چنانچہ اس قافلہ میں شامل تمام لوگوں نے انہیں دیکھتے ہی ہتھیار ڈال دیئے۔ واقد بن عبداللہ نے تیر چلا کر عمرو بن حضرمی کو قتل کر دیا، عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان کو گرفتار کر لیا۔

جب یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں قریش کے قافلے کے قیدیوں اور مالِ غنیمت لے کر

حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں ماہ حرام میں جدال وقتال سے منع نہیں کیا تھا۔''
اس کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قیدیوں سے کوئی چیز نہ لی جائے اور جو کچھ لیا گیا وہ واپس کردیا جائے۔ [البداية والنهاية،مترجم:۲۵۶/۳، ۲۵۷]

◉ سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ [وادی القریٰ کی جانب رجب ۶ ہجری]

رجب ۶ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں وادی القریٰ کی جانب ان کو روانہ فرمایا: [طبقات ابن سعد:۸۹/۲]

◉ سریہ الخبط زیر قیادت ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ [رجب ۸ ہجری]

رجب ۸ ہجری میں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ جھینہ قبیلے کی طرف بھیجا جو القبلية کی جانب روانہ فرمایا جو ساحل سمندر سے بالکل متصل ہے۔اس لشکر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے۔راستے میں سخت بھوک کی وجہ سے ان لوگوں نے درخت کے پتے کھائے۔قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے اونٹ خریدے اور ان لوگوں کیلئے ذبح کیے،اس میں مجاہدین کو جنگ کی نوبت نہ آنے کی وجہ سے واپس آ گئے اور یہ وہ سریہ ہے جس میں سمندر نے ان کیلئے بہت بڑی مچھلی پھینک دی جو وہ کئی دنوں تک کھاتے رہے۔[طبقات ابن سعد:۱۳۲/۲]

◉ غزوۂ تبوک [رجب ۹ ہجری]

رجب ۹ ہجری میں نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا کہ شام میں رومیوں نے کثیر لشکر جمع کیا ہے اور ہرقل اپنے ساتھ بہت سے قبائل کو بھی لایا ہے۔

اِدھر رسول اللہ ﷺ کو ان کی تیاری کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو نکلنے کی منادی کرائی اور اعلان فرمایا، تاکہ لوگ مکمل تیاری کرلیں، کیونکہ سخت گرمی کا موسم تھا۔لمبا سفر تھا،لوگ تنگی اور قحط سے دوچار تھے۔ [طبقات ابن سعد:۱۶۵/۲]

رسول اللہ ﷺ نے اہل ثروت وتنگدستوں سب کو جہاد کی تیاری کیلئے ترغیب دی اور ان کیلئے جو بھی ممکن ہوا وہ لے آئے۔سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان پیش کردیا۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آدھا سامان پیش کیا اور جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے پالان اور کجاوے سمیت تین سو اونٹ پیش کردیے۔
آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ''آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ جو بھی کریں انہیں ضرر نہ ہوگا۔''

[مسند أحمد:۵۳/۵،جامع الترمذي:۳۶۹۹،الرحيق المختوم:ص۴۳۳]

کچھ منافق لوگ آئے جو رسول اللہ ﷺ سے بغیر کسی سبب کے پیچھے رہ جانے کی اجازت چاہتے

تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لشکر کا اُمیر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور مدینہ میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنایا۔ آپ ﷺ روانہ ہوئے تو عبداللہ بن اُبی اور جو ہمراہ تھا، پیچھے رہ گیا، جن میں سے چند مسلمان بھی تھے جو بغیر کسی شک وشبہ کے پیچھے رہ گئے تھے ان میں کعب بن مالک، ہلال بن ربیع، مرارہ بن الربیع، ابوخیثمہ السالمی اور اَبوذَر غفاری رضی اللہ عنہم شامل تھے۔

تیس ہزار لشکر اور دس ہزار گھوڑوں کے ہمراہ آپ ﷺ تبوک آئے اور وہاں بیس روز قیام فرمایا۔ ابوخیثمہ السالمي رضی اللہ عنہ اور اَبو ذَر غفاری رضی اللہ عنہ وہیں پر آپ ﷺ سے ملے۔ ہرقل اس وقت حمص میں تھا، رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اکیدر بن عبدالمالک کی جانب رجب ۹ر ہجری میں چار سو بیس آدمیوں کے ہمراہ روانہ فرمایا: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر نے ان پر حملہ کرکے اُکیدر کو قید کرلیا، لیکن اس کا بھائی لڑتا رہا یہاں تک کہ قتل ہوگیا۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اکیدر کو اس شرط پر پناہ دی کہ وہ دومۃ الجندل آپ کو دے دے گا۔ خالد رضی اللہ عنہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ اس نے سیدنا خالد رضی اللہ عنہ سے دو ہزار اونٹ، آٹھ سو دوسرے جانور، چار سو نیزے پر صلح کرلی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا مخصوص حصہ نکالا اور بقیہ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کردیا۔ [طبقات ابن سعد:۱۶۶/۲]

متفرقات

وفد مزنیہ [رجب ۵ ہجری]

قبیلہ مُضر کا سب سے پہلا وفد جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ مزنیہ کے چار سو افراد پر مشتمل تھا جو رجب ۵ر ہجری کو نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکانوں میں رہنے ہی کو ہجرت قرار دیا کہ تم لوگ جہاں رہو مہاجر ہو، لہٰذا تم لوگ اپنے مال ومتاع کی جانب واپس ہوجاؤ اور وہ لوگ اپنے وطن واپس چلے گئے۔ [طبقات ابن سعد:۲۹۱/۱]

◉ وفد سعد بن بکر [رجب ۵ر ہجری]

بنی سعد بن بکر نے رجب ۵ ہجری میں ضمام بن ثعلبہ کو جو بہت زیادہ بال اور زلفوں والے تھے بطور وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے سوال کیا اور سوال کرنے میں بہت سختی کی۔ پوچھا کہ آپ کو کس نے رسول بنایا اور کن اُمور کا رسول بنایا؟ اور آپ ﷺ سے شرائع اسلام بھی دریافت کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں تمام اُمور کا جواب دیا۔ وہ ایسے مسلمان

ہو کر اپنی قوم کی جانب واپس گئے کہ بتوں کو اُکھاڑ پھینکا، لوگوں کو ان اُمور سے آگاہ کیا جس کا آپ ﷺ نے حکم دیا تھا یا منع کیا تھا۔ اسی روز شام نہ ہونے پائی تھی کہ تمام عورت و مرد مسلمان ہو گئے ان لوگوں نے مساجد تعمیر کیں اور نمازوں کی اذانیں کہیں۔ [طبقات ابن سعد:۲۹۹/۱]

◉ ہجرت حبشہ اولیٰ [رجب ۵ نبوت]

مسلمانوں پر مشرکین کے مظالم کی انتہا ہوگئی تو ان مسلمانوں نے مکہ سے حبشہ کی جانب بعثت نبوی کے پانچویں برس رجب کے مہینہ میں ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والوں میں بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مسلمان مشرکین مکہ کے ظلم وستم سے کسی طرح نجات نہیں پاسکتے اور ان کی حفاظت میں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب بھی بے بس ہو چکے ہیں تو آپ ﷺ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا، کیونکہ وہاں کا حکمران انصاف پسند تھا اور مسلمان وہاں محفوظ رہ سکتے تھے۔ [البداية والنهاية:۹۸/۳]

قریش کو انکے بھاگنے کا پتہ چلا تو غصے سے پھٹ پڑے، فوراً آدمی دوڑائے کہ انہیں پکڑ کر مکہ لایا جائے اور انہیں سخت سزا دی جائے، یہاںتک کہ وہ اللہ کا دین چھوڑ دیں، لیکن انکے پہنچنے سے پہلے مسلمان سمندر میں دور جا چکے تھے، لہٰذا یہ لوگ ناکام واپس آ گئے۔ [زادالمعاد:۲۴/۱]

واقعہ اسراء و معراج [رجب ۵/ہجری]

'اسراء' سے مراد نبی کریم ﷺ کا راتوں رات مکہ سے بیت المقدس تشریف لے جانا اور 'معراج' سے مراد عالم بالا تشریف لے جانا ہے۔

﴿ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴾ [بنی إسرائیل:۱]

"پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔"

اسراء اور معراج کے وقت میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک قول ہے جس سال آپ ﷺ کی بعثت ہوئی، اسی سال یہ واقعہ پیش آیا۔ ایک قول ہے کہ ۲۷ رجب سنہ ۱۰ نبوت ہے۔ جو لوگ واقعہ معراج کو ماہِ رجب کو پہلی شب جمعہ سے منسوب کرتے ہیں وہ اس شعر کو بنیاد بناتے ہیں۔

لیلة الجمعة عُرجب بالنبی
لیلة الجمعة أوّل رجب

[البداية النهاية:۱۳۶/۳]

''شب جمعہ نبی کریم ﷺ کی معراج کی رات ہے۔ وہ رات ماہ رجب کی اوّل شب جمعہ ہے۔''

واقعہ معراج کی تفصیل سے متعلق صحیح روایات کا خلاصہ پیش نظر ہے:

سیدنا جبرائیل علیہ السلام براق لے کر تشریف لائے یہ خچر سے چھوٹا ایک جانور ہے جو اپنا کھر اپنی نگاہ کے آخری مقام پر رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ مسجد حرام سے اس جانور پر سوار ہوئے اور جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ بیت المقدس تشریف لائے۔ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے دو رکعت نماز پڑھی اور انبیا کی امامت کرائی پھر جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تین برتن لائے ایک شراب، دوسرا دودھ کا اور تیسرا شہد کا تھا۔ [مسند أحمد ۲۰۸/۴] آپ ﷺ نے دودھ پسند فرمایا:

اس کے بعد آپ ﷺ کو بیت المقدس سے آسمان دنیا تک لے جایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا آپ ﷺ نے وہاں انسانوں کے باپ سیدنا آدم علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے اس کا جواب دیا اور مرحبا کہا۔ دوسرے آسمان پر سیدنا یحییٰ بن زکریا اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو انہوں نے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا مرحبا کہا اور نبوت کا اقرار کیا۔ پھر تیسرے آسمان پر سیدنا یوسف علیہ السلام کو دیکھا، انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، مرحبا کہا اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔ چوتھے آسمان پر سیدنا ادریس علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔ پھر آپ ﷺ کو پانچویں آسمان پر لے جایا گیا، وہاں ہارون علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔ چھٹے آسمان پر موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپ نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا اور مرحبا کہا اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔ ساتویں آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی، آپ نے انہیں سلام کیا اور مرحبا کہا اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا۔

پھر آپ ﷺ کو سدرۃ المنتھیٰ تک لے جایا گیا اس کے پتے ہاتھی کے کان جیسے تھے اور پھل بڑے کونڈوں جیسے۔ پھر آپ کو جبار جلّ جلالہ کے حضور لے جایا گیا۔ اس وقت اللہ نے اپنے بندے پر وحی فرمائی اور آپ ﷺ پر اور آپ کی اُمت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں۔ پھر آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو انہوں نے پوچھا: ''آپ کے رب نے آپ کو کس بات کا حکم دیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا 'پچاس نمازوں' کا۔ انہوں نے کہا آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ اپنے رب سے تخفیف کا سوال کیجئے۔ یوں سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور اللہ کے درمیان آپ ﷺ کی آمد و رفت جاری رہی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دیں۔ اس کے بعد پھر آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے تخفیف کا مشورہ دیا اور کہا کہ میں نے اس سے کم پر بنو

اسرائیل کو بلایا، لیکن وہ اس کی ادائیگی سے قاصر رہے اور اسے چھوڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اب مجھے اپنے رب سے شرم آ رہی ہے میں اسی پر راضی ہوں اور اس کو تسلیم کرتا ہوں۔'' [صحیح البخاري: ۳۴۹، ۳۸۸۷]

پھر اسی رات نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنی قوم کو ان دو بڑی نشانیوں کی خبر دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دکھلائیں تھیں، قوم کی اذیت اور ضرر رسانی میں سختی آ گئی اور کچھ لوگ تو سیدنا ابوبکر صدیق علیہ السلام کے پاس دوڑے آئے اور انہیں خبر دی، انہوں نے کہا: ''اگر یہ بات آپ ﷺ نے کہی ہے تو سچ ہے'' اسی پر آپ کا لقب صدیق (رضی اللہ عنہ) پڑ گیا۔

[سیرت ابن هشام: ۱/۳۹۹]

☆ …… ☆ …… ☆